1۔ حمد

امجد حیدرآبادی

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

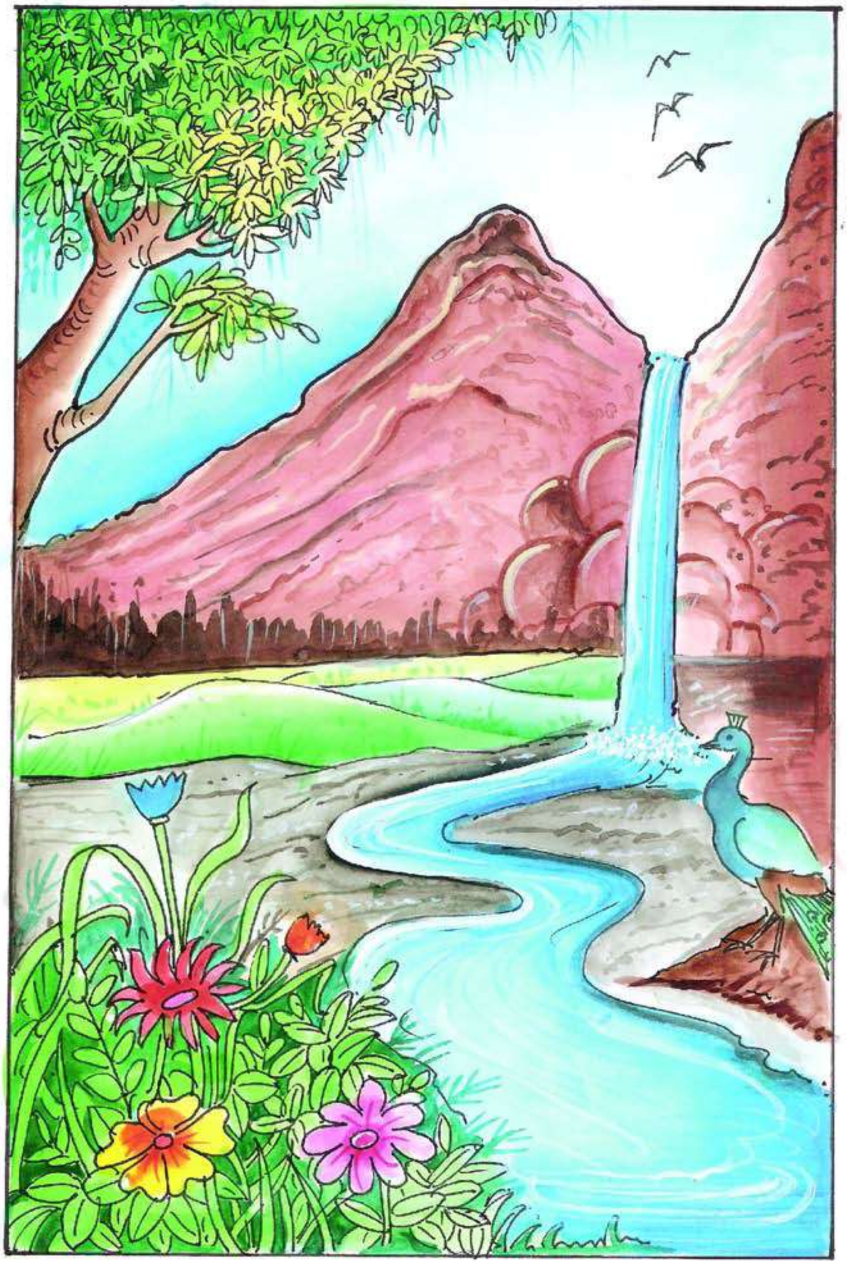

سوالات:

1۔ تصویر میں کیا نظر آرہا ہے؟

2۔ دنیا کو اللہ نے کس طرح خوبصورت بنایا؟

3۔ ہم سب کو اللہ کی کس طرح تعریف کرنی چاہیے؟

4۔ اللہ کی تعریف کو کیا کہتے ہیں؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

مقصد

اللہ سبحان وتعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اللہ سبحان وتعالیٰ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ بچوں کو خدا کی بڑائی و بزرگی سے واقف کروانا اس حمد کا اہم مقصد ہے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق اصناف سخن کے حصہ نظم (حمد) سے ہے جس کے شاعر امجد حیدر آبادی ہیں۔ اس حمد کا انتخاب ''کلیات امجدؔ'' سے کیا گیا ہے۔ امجد نے اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی بہترین انداز میں ثناء خوانی کی ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ سبق کی تصاویر کا مشاہدہ کیجیے اور ان سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ پڑھائی گئی حمد کو توجہ سے سنیے اور تصاویر کے ذریعہ حاصل ہوئی معلومات کا نظم سے تقابل کیجیے۔
3۔ حمد پڑھیے اور بتائیے کہ آپ کو معلوم نکات سبق میں موجود ہیں یا نہیں۔
4۔ حمد پڑھیے، نامعلوم الفاظ کو خط کشیدہ کیجیے۔
5۔ خط کشیدہ الفاظ کے معانی فرہنگ/لغت میں دیکھیے یا اپنے استاد سے معلوم کیجیے۔

شاعر کا تعارف

سید احمد حسین نام امجدؔ تخلص 1888ء میں حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جامعہ نظامیہ حیدر آباد میں حاصل کی۔ ان کی زندگی حادثات کا شکار رہی لیکن وہ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوئے۔ یوں تو امجدؔ نے نظمیں، غزلیں اور رباعیات لکھیں لیکن رباعی گو شاعر کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ ان کا کلام سادہ، سلیس اور عام فہم ہے۔ سلیمان ندوی نے انہیں حکیم الشعراء کہا ہے۔ ان کی رباعیوں کے کئی مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ ریاض امجدؔ، رباعیات امجدؔ، خرقۂ امجدؔ وغیرہ۔

ہر مرغ چمن ہے نغمہ سرا
سبحان اللہ سبحان اللہ
سنتا ہے خدائے ہر دو سرا
سبحان اللہ سبحان اللہ
کون اس کو بھلا پہچان سکے
کون اس کی حقیقت جان سکے
میں اور کروں تعریف خدا
سبحان اللہ سبحان اللہ
پڑھتا ہوں میں جب سبحان اللہ
کس ذوق سے فرماتا ہے خدا
کیا خوب کہا کیا خوب کہا
سبحان اللہ، سبحان اللہ

سوچیے ۔بولیے :۔

1۔ اللہ کی بڑائی کون بیان کررہے ہیں؟

2۔ کیا ہم اللہ کی حقیقت کو جان سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

3۔ شاعر کی کیا خواہش ہے؟

4۔ جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو اللہ کیا کرتا ہے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

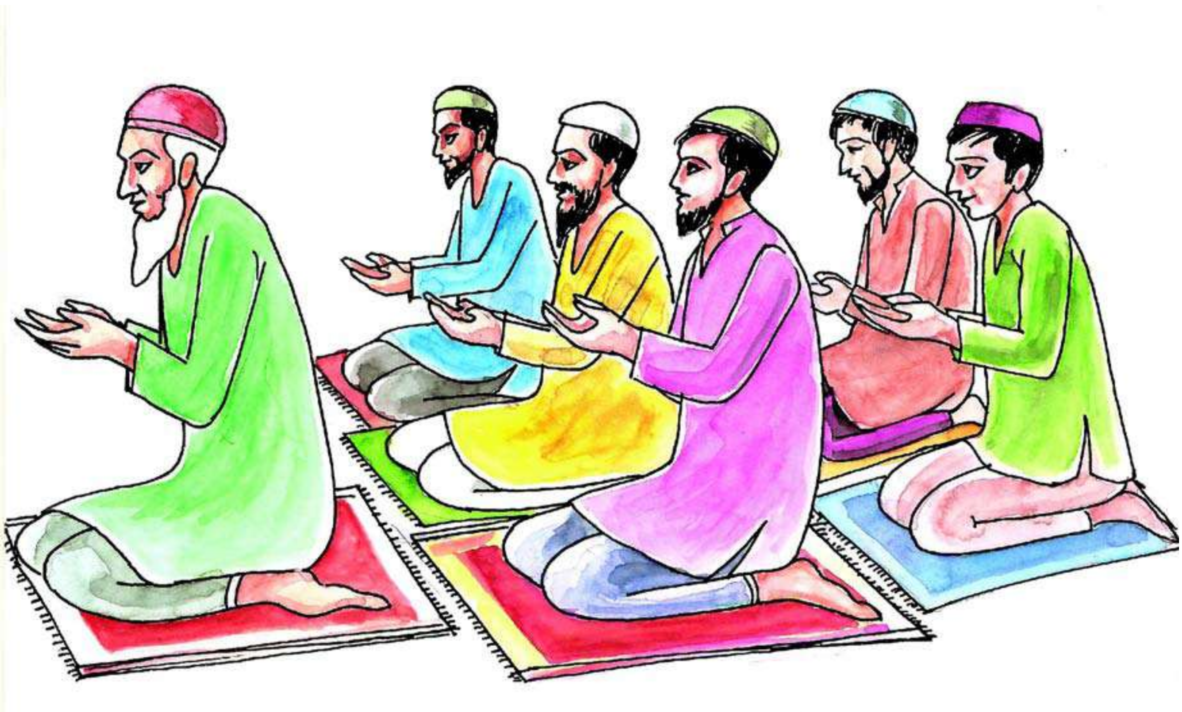

II

پہنچانا ہے عرش اعلیٰ تک — لے جاتا ہے عالم معنی تک
کیا لفظ ہے پیارا نام خدا — سبحان اللہ، سبحان اللہ
یوں تو ہیں بہت اس کے احساں — ان سب میں مگر جو شئے ہے گراں
کی شکر کی بھی توفیق عطا — سبحان اللہ سبحان اللہ
آقا ہے مرا رحمت والا — مالک ہے مرا سب سے اعلیٰ
اے صلِ علیٰ، اے صلِ علیٰ — سبحان اللہ، سبحان اللہ

سوچیے ۔بولیے :۔

1۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کس نبی کو عرش اعلیٰ تک پہنچایا ہے؟
2۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سب سے قیمتی احسان کیا ہے؟
3۔ شاعر نے اس نظم میں اللہ کی کن کن صفات کا ذکر کیا ہے؟

-: خلاصہ :-

اس کائنات کی ہر مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے کہتی ہے۔

سبحان الله سبحان الله

اللہ کی حقیقت کو کوئی بھی نہیں جان سکتا اس لیے تمام مخلوق کا کام صرف اللہ کی حمد وثنا بیان کرنا ہے۔

سبحان الله سبحان الله

جب ہم اپنی زبان سے خدا کی تعریف بیان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہماری اس حمد وثناء کو سن کر کہتا ہے۔

''کیا خوب کہا، کیا خوب کہا''

سبحان الله سبحان الله

جب ہم اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں تو ہماری سوچ وفکر میں تازگی وبلندی آتی ہے۔

سبحان الله سبحان الله

اللہ تعالیٰ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں ان میں سب سے بہترین احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی

سبحان الله سبحان الله

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رحمت والے ہیں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ وارفع مقام ومرتبہ عطا کیا ہے۔ اس لیے ہم سب مل کر کہتے ہیں صلی علیٰ صلی علیٰ (درود بھیجئے، درود بھیجئے)۔

اللهمه صلی علیٰ سیدنا محمد وبارک وسلم

سبحان الله سبحان الله

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

الف) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کی چند صفات کا ذکر کیجیے؟

2۔ آپ اللہ تعالیٰ کی تعریف کس طرح بیان کریں گے؟

روانی سے پڑھنا۔فہم حاصل کرنا

(الف) درج ذیل جملوں کو پڑھ کر حمد میں متعلقہ مصرعوں کی شناخت کیجیے۔

1۔ اس کی حقیقت کو کون جان سکتا ہے۔

2۔ عرش اعلیٰ تک پہنچا تا ہے۔

3۔ تو نے مجھے شکر کی توفیق دی ہے۔

4۔ نام خدا بہت پیارا لفظ ہے۔

(ب) ذیل کی رباعی پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔

ہر چیز کا کھونا بھی بڑی دولت ہے
بے فکری سے سونا بھی بڑی دولت ہے
افلاس نے سخت موت آساں کردی
دولت کا نہ ہونا بھی بڑی دولت ہے

1۔ شاعر نے بڑی دولت کس کو کہا ہے؟

2۔ کس نے سخت موت کو آسان کر دیا؟

3۔ افلاس کے معنی لکھیے؟

4۔ دولت کے نہ ہونے کو شاعر نے بڑی دولت کیوں کہا ہے؟

5۔ بے فکری سے کون سو سکتے ہیں؟

II۔ اظہار مافی الضمیر۔تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) درج ذیل سوالوں کے جواب پانچ جملوں میں لکھیے۔

1۔ ہمیں اللہ کی حمد وثناء کس طرح بیان کرنی چاہیے؟

2۔ اللہ تعالیٰ کے ہم پر کیا کیا احسانات ہیں؟

3۔ انسانوں کے علاوہ اللہ کی حمد وثناء کون کون بیان کرتا ہے؟

4۔ شاعر کے مطابق اللہ کا ہم پر قیمتی احسان کیا ہے؟

(ب) درج ذیل سوالوں کے جواب 10 جملوں میں لکھیے ۔

1۔ حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

2۔ شاعر نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کس طرح بیان کی ہے تفصیل سے لکھیے ۔

تخلیقی اظہار / توصیف

1۔ اللہ تعالیٰ کے دس صفاتی نام لکھیے اوران کی وضاحت کیجیے۔

یا

آپ کے اسکول میں منعقد ہونے والے حمد کے مقابلوں میں دیگر اسکول کے طلبا کو مدعو کرتے ہوے ایک دعوت نامہ تیار کیجیے۔

III۔ زبان شناسی

لفظیات

الف) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے معنی جدول میں تلاش کیجیے۔

1۔ بازار میں اجناس کی قیمتیں گراں ہیں۔

2۔ اللہ کی کرسی عرش اعلیٰ پر ہے۔

3۔ ہر نیک کام اللہ کی توفیق ہی سے ہوتا ہے۔

4۔ ہم کو دوسروں پر احسان کرنا چاہئے۔

اچھا سلوک / بھلائی	خدا کی مہربانی
آٹھواں آسمان	مہنگا

(ب) ذیل کے جملوں میں اضداد کی نشان دہی کیجیے۔

1 خدا کی نظر میں اعلیٰ وادنیٰ سب برابر ہیں۔

2 آقا کو اپنے غلام سے محبت تھی۔

3 عرش بریں سے فرش تک نور چھایا ہوا ہے۔

4 مالک کو ہمیشہ اپنے نوکر سے اچھا برتاؤ رکھنا چاہیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

قواعد

I ان جملوں پر غور کیجیے۔

☆ پروین گھر میں ہے۔ ☆ حامد نے تصویر بنائی۔ ☆ اسلم گھر سے آیا۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ ''میں''، ''نے''، ''سے'' ایسے الفاظ ہیں جو اپنے آپ میں کوئی معنی نہیں رکھتے بلکہ یہ دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر جملے میں معنی پیدا کرتے ہیں۔

ایسے الفاظ جو ایک لفظ کا تعلق دوسرے لفظ سے جوڑ کر معنی پیدا کرتے ہیں انہیں ''حروف ربط'' کہتے ہیں۔

مشق:

I۔ ذیل کے جملے پڑھ کر حروف ربط کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1۔ ماجد نے نظم پڑھی۔ (   ) 2۔ نجمہ کا قلم (   )

3۔ گھر میں رہو (   ) 4۔ ریشماں کی کتاب (   )

5۔ گاؤں کے لوگ (   ) 6۔ آسمان پر چاند نظر آ رہا ہے۔ (   )

II۔ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

☆ اکبر اور اسلم پڑھ رہے ہیں۔

☆ شاداں مدرسہ سے آئی اور کھیلنے چلی گئی۔

☆ احمد ایک عقلمند و چالاک لڑکا ہے۔

- پہلے جملے میں دو اسموں کو ملانے کے لیے ''اور'' کا استعمال کیا گیا۔
- دوسرے جملے میں دو جملوں کو ملانے کے لیے ''اور'' کا استعمال کیا گیا۔
- تیسرے جملے میں دو اسموں کو ملانے کے لیے ''و'' کا استعمال کیا گیا۔

ایسے حروف جو دو اسموں یا دو صفات کو ملانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں ''حروف عطف'' کہلاتے ہیں۔

مشق: ذیل کے جملوں میں حروف عطف کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1۔ سلمٰی اور نجمہ دونوں اسکول گئے (   ) 2۔ محنت کرو تاکہ کامیابی ملے (   )

3۔ احمد آیا مگر محمود نہیں آیا (   ) 4۔ تحریری یا زبانی طور پر کہیے (   )

5۔ شاہد آیا البتہ کتاب نہیں لایا (   ) 6۔ وہاں امیر و غریب سب موجود تھے (   )

III۔ ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

☆ سبحان اللہ! آپ نے کیا خوب کہا۔

اس جملے میں ''سبحان اللہ'' خوشی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

☆ افسوس! تم نے یہ کام نہیں کیا۔

اس جملے میں ''افسوس'' کا لفظ اظہار تاسف کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

> وہ کلمہ یا الفاظ جو خوشی، رنج، تحسین و نفرت کے اظہار کے لیے اچانک زبان سے نکل جاتے ہیں ''حروف فجائیہ'' کہلاتے ہیں۔

مشق: ذیل میں حروف فجائیہ کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1۔ اوہ! بہت برا ہوا! ( )
2۔ ہائے اللہ! یہ کیا ہو گیا۔ ( )
3۔ شاباش! تم نے اچھا کام کیا ( )
4۔ ماشاءاللہ! بہت خوب نظر آ رہے ہو۔ ( )

IV۔ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

☆ محسن ہی نے سارا کام کیا

☆ شاذیہ بھی کھیل رہی ہے

ان دو جملوں میں ''ہی'' اور ''بھی'' خصوصیت کے معنی ظاہر کر رہے ہیں۔

> ایسے حروف جو کسی اسم یا ضمیر یا فعل کے ساتھ آتے ہیں اور وہ خصوصیت کے معنی پیدا کرتے ہیں ''حروف تخصیص'' کہلاتے ہیں۔

مشق: ذیل میں حروف تخصیص کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1۔ متین بھی حیدرآباد پہنچا۔ ( )
2۔ ناصر نے بھی پھل توڑ ڈالے۔ ( )
3۔ جماعت میں عاقلہ ہی کو انعام ملا ( )
4۔ استاد جماعت میں جوں ہی داخل ہوئے بچے خاموش ہو گئے۔ ( )

اس طرح غیر مستقل کلمہ کی چار قسمیں ہیں۔ حرف ربط، حرف عطف، حرف تخصیص، حرف فجائیہ

مشق: ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ غیر مستقل کلمے کی کونسی قسم ہے قوسین میں لکھیے ۔

1۔ کھیل کے میدان سے گھر جلدی آؤ۔ (   )

2۔ شاباش! بہت خوب (   )

3۔ طالب علموں کا کام ہی پڑھنا ہے۔ (   )

4۔ راشد آیا مگر پڑھا نہیں۔ (   )

5۔ شبانہ اور رضوانہ دونوں ہم جماعت ہیں۔ (   )

6۔ افسوس! تم ناکام ہوگئے۔ (   )

7۔ تم کو بھی امتحان تحریر کرنا ہے۔ (   )

8۔ محمود سبق پڑھا اور سوگیا۔ (   )

9۔ اکبر آیا لیکن ناصر نہیں آیا۔ (   )

10۔ وہ مجھ سے بڑے ہیں۔ (   )

لسانی سرگرمیاں /منصوبہ کام

☆ اپنی اسکول لائبریری یا دیگر رسائل سے حمد گو شعرا سے متعلق تفصیلات ،ان کی کوئی ایک حمد اور اس کا خلاصہ حاصل کیجیے۔ کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنائیے ۔

زرین قول

لوگوں سے یاد نہ کرنے کا شکوہ مت کر
کیوں کہ جو انسان اپنے رب کو بھول سکتا ھے
وہ سب کو بھول سکتا ھے ۔

حضرت علیؓ........................

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

پڑھیے جانیے ۔

امیر خسرو

یمین الدین امیر خسرو پٹیالی میں 1253ء میں پیدا ہوئے۔امیر خسرو کے والد امیر سیف الدین محمود ایک بہادر فوجی

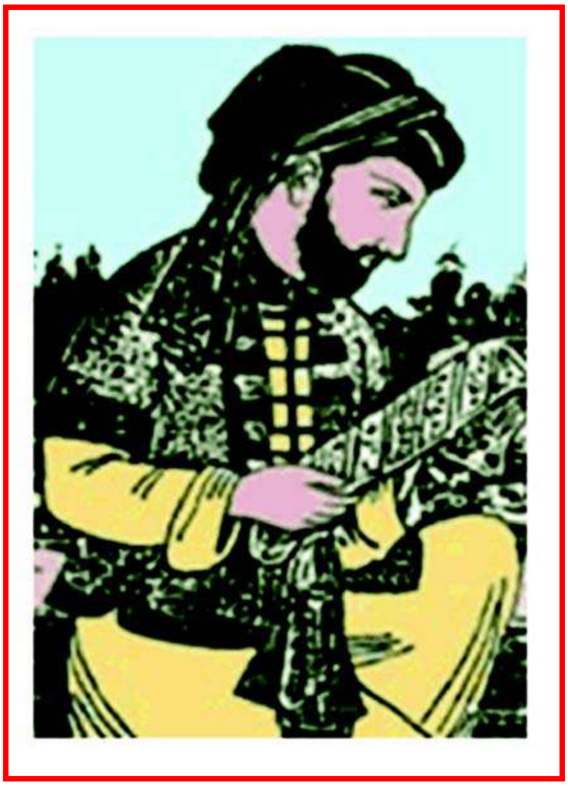

سپہ سالا رتھے۔ دلی کے بادشاہ سلطان غیاث الدین بلبن نے انہیں اپنے وزیروں میں شامل کرلیا تھا۔ ان کی شادی سلطان بلبن کے وزیر عماد الملک کی بیٹی سے ہوئی تھی امیر خسرو بھی سات آٹھ برس کے تھے کہ ان کے والد ایک لڑائی میں مارے گئے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد امیر خسرو اپنی والدہ دولت ناز کے ساتھ دلی چلے آئے اور اپنے نانا عماد الملک کے یہاں رہنے لگے۔ان کے نانا اپنے زمانے کے بڑے امیروں میں تھے۔ان کے یہاں ہندو، مسلم، امیر، غریب صوفی اور سادھو سبھی اکثر آتے رہتے تھے۔ یہاں ہندوؤں اور مسلمانوں میں میل ملاپ، بھائی چارہ اور محبت تھی۔گھر ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا مرکز تھا۔

امیر خسرو نے ایسے خوشگوار ماحول میں پرورش پائی۔ امیروں اور رؤسا سے درباداری کے طور طریقے سیکھے۔صوفیوں اور سنتھوں سے محبت، رواداری اور بھائی چارے کا درس لیا۔ وہ اس زمانے کے مشہور صوفی حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کے مرید ہوگئے۔ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کی خانقاہ پر ہمیشہ انسان دوستی اور آپسی محبت کا پرچار ہوتا تھا۔

امیر خسرو نے 72 برس کی عمر پائی۔ اپنی زندگی میں سات بادشاہوں کو دلی کے تخت پر بیٹھتے دیکھا۔امیر خسرو ہر بادشاہ کے دربار سے وابستہ رہے۔ ہر بادشاہ اس فقیر دل امیر کی عزت کرتا تھا۔امیر خسرو ہمیشہ امیروں میں امیر اور فقیروں میں فقیر بن کر رہے۔

امیر خسرو نے ایک ہندوستانی ماں کی کوکھ سے جنم لیا تھا۔وہ ایک ہندوستانی گھرانے میں پروان چڑھے تھے۔ پوری زندگی ہندوستان میں بسر کی تھی۔ ان کے دل میں ہندوستان کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ وہ ایک سچے ہندوستانی تھے اور ہندوستانی ہونے پر بہت فخر کرتے تھے۔ان کی شاعری، نثر اور سنگیت میں ہندوستانی زندگی اپنی پوری چمک دمک کے ساتھ

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

رچی بسی ہے۔انہوں نے اپنی شاعری میں یہاں کی آب و ہوا کی خوبی،موسموں کی رنگارنگی، دریاؤں کی روانی، پھولوں کی خوشبو، پھلوں کی مٹھاس، ہندوستانی کھانوں کی لذت، لباسوں کی رنگینی، لوگوں کی خوش اخلاقی، صوفیوں سنتوں کی رواداری، اورعورتوں کی بہادری و جانثاری کی بہت تعریفیں کی ہیں۔

امیر خسرو کی ذات گوناگوں خوبیوں کا مجموعہ تھی وہ ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ایک کامل صوفی تھے۔ایک باکمال موسیقار تھے۔انہوں نے ہندوستانی اور ایرانی راگوں کے میل سے کئی راگ اور راگنیاں بنائیں۔وینا اور طنبورے کو ملا کر ستار ایجاد کیا۔مردنگ سے طبلہ بنایا۔ان کی ایجادوں میں قوالی آج بھی خاص و عام میں مقبول ہے۔

امیر خسرو کے زمانے میں بھاشا اور فارسی کے میل جول سے ایک نئی زبان بن رہی تھی یہی زبان آگے چل کر ہندوی، ہندی اور اردو کے نام سے مشہور ہوئی۔انہوں نے بول چال کی اس زبان میں عام لوگوں کے لئے میٹھے اور رسیلے گیت لکھے۔شادی بیاہ میں آج بھی ان کے گیت گائے جاتے ہیں ان کی دو پہلیاں سنیے:

پالا تھا تب سب کو بھایا بڑا ہوا کچھ کام نہ آیا

خسرو کہدیا اس کا ناںو، بوجھ نہیں تو چھوڑو گانو

امیر خسرو کو اپنے مرشد حضرت نظام الدین محبوب الٰہی سے بڑی الفت تھی۔حضرت نظام الدین کے انتقال کے وقت خسرو بادشاہ کے ساتھ میں تھے۔خبر ملی تو ان کے لئے وہاں ٹھہرنا مشکل ہوگیا۔بادشاہ سے اجازت لے کر دلی آئے اور دن رات اپنے مرشد کے مزار کے گرد دیوانہ چکر لگاتے رہے۔چھ مہینے کے اندر اندر اکتوبر 1325 کو انتقال ہوا اور دلی میں اپنے پیرو مرشد کے مزار کے احاطہ میں دفن ہوئے۔